130

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۶ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱
انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء، عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی ——— یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۹ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش | ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | ۹ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۳۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کمر میں درد کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان میں شدید درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں:

مولوی نظام الدین صاحب ساکن نبی پور ضلع گورداسپور بعمر قریباً ۱۰۰ سال کل فوت ہو گئے۔ جنازہ یہاں لایا گیا۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی قطعہ صحابہ خاص میں دفن ہوئے۔ احباب بلندی مدارج کے

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

"الفضل" نے "زمزم" کے اسلام پر حملہ کا اندفاع کیا

اخبار "زمزم" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو درشت کلامی کی۔ اور آپ پر الزام لگایا ہے۔ کہ آپ نے علماء کو گالیاں دیں۔ اور بُرا بھلا کہا۔ یہ بھی موجودہ زمانہ کے "علماء" کے ہتھکنڈوں کی ایک نہایت ہی افسوسناک مثال ہے ان علماء کے ہتھکنڈوں کی جن کی حمایت میں "زمزم" اپنے کئی کالم صرف کر چکا ہے۔ بات کہیں کی تھی۔ لیکن "زمزم" نے بے معنوں کے اصل کے ماتحت اسے کہیں پہنچا دیا۔ اور تازہ پرچوں میں تو اس نے خلط مبحث کی جو کوشش کی ہے۔ وہ نہایت ہی افسوس۔ بلکہ شرمناک ہے۔ کیونکہ اب اس نے اس ادعا کے ساتھ کہ "ہم آسانی کے لئے اصل بات کو سوال وجواب کی صورت میں پیش کرتے ہیں" نہ صرف خود جو کچھ لکھا۔ اسے الٹ پلٹ کر کے رکھ دیا ہے۔ بلکہ "الفضل" کی طرف بھی سراسر خود ساختہ باتیں منسوب کی ہیں:

"زمزم" نے اب جس بات کو بحث کی بنیاد قرار دیا ہے اور "اصل بات" ٹھہرایا ہے، وہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ اس نے لکھا تھا:

"مسٹر جناح گاندھی جی کے مقابلہ میں سخت مزاج ہیں۔ اور بعض دفعہ ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ جو اخلاقی معیار سے گری ہوئی ہوتی ہیں۔ ہم سوائے اس کے کہ ندامت کے ساتھ سر جھکا لیں اور کچھ نہیں کر سکتے"

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ نہ تو الفاظ کے لحاظ سے اور نہ مفہوم کے لحاظ سے "زمزم" کی کسی پہلی تحریر میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ اس کے خلاف موجود ہے۔ چنانچہ ۱۹ اگست کے "زمزم" میں جو کچھ لکھا گیا۔ اور جس کی بنا پر ہم نے "اسلام ہی روحانی اور اعلےٰ اخلاق کے انسان پیش کر سکتا ہے" کے عنوان سے ۲۱ اگست کے "الفضل" میں مضمون لکھا۔ وہ یہ ہے:

"مسلمانوں کا ایک ہی قابل لیڈر تھا۔ مگر ہمیں ندامت ہے کہ وہ گاندھی جی کی بُرودت اور مزاج کی گرد کو بھی نہ پہونچ سکا"

ایسی حالت میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ کیا کسی اور کو لیڈر بنا لینا چاہیئے۔ نہیں "زمزم" نے جو تجویز پیش کی ہے وہ یہ ہے۔ کہ:

"ہمارے لئے صرف چارہ کار یہ ہے کہ ہم اپنا سر ندامت کے ساتھ جھکا لیں اور اپنی اخلاقی حالت پر ماتم کرنے کے لئے وقف ہو جائیں"

ظاہر ہے۔ کہ ان الفاظ میں اور وہ جو "زمزم" نے اب پیش کئے ہیں۔ زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پہلے تو یہ کہا گیا۔ کہ مسلمانوں کا ایک ہی قابل لیڈر تھا۔ اس کے سوا کوئی اور ہے ہی نہیں۔ مگر ہائے افسوس کہ وہ واحد لیڈر بھی گاندھی جی کی بُرودت اور مزاج کی گرد کی برابری بھی نہیں کر سکتا۔ گویا مسلمانوں کا سب سے قابل لیڈر۔ اور ایک ہی لیڈر ایک غیر مسلم (گاندھی جی) کے مقابلہ میں اتنا ادنےٰ۔ اور اس قدر فرومایہ ہے۔ کہ فراخ نظری رواداری۔ تحمل مزاجی اور نرم گفتاری کا تو کہنا ہی کیا ہے (ان کے متعلق "زمزم" اسی موقعہ پر یہ لکھ چکا ہے۔ کہ "گاندھی جی کو قدرت نے یہ اوصاف نہایت ہی سخاوت سے عطا کئے ہیں") اس غیر مسلم کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا:

اس پر ہمیں بے حد رنج ہوا۔ اور اس لئے ہوا۔ کہ روحانی اور اعلےٰ اخلاق کے انسان اسلام ہی پیش کر سکتا ہے۔ مگر "زمزم" کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کا لے دے کر صرف ایک ہی لیڈر تھا اور وہ بھی اخلاقی لحاظ سے گاندھی جی کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ گویا آج مسلمان اس حالت کو پہونچ چکے ہیں کہ کسی روحانی انسان کا ان میں پایا جانا تو الگ رہا۔ کوئی اعلےٰ اخلاق کا انسان بھی ان میں سے نہیں مل سکتا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ اسلام پر بہت بڑا حملہ اور نہایت خطرناک حملہ ہے۔ اس کے جواب میں ہم نے "زمزم" کو مخاطب کر کے لکھا:

"اگر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بیان فرمودہ حقیقت ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ تو بتایا جائے۔ کہ شجر اسلام نے اس زمانہ میں کونسے پھل پیش کئے جن سے اسلام کی حقانیت کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر کوئی نہیں اور بالفاظ "زمزم" ایک بھی نہیں۔ کیونکہ وہ کہہ رہا ہے۔ کہ "اسلام اور ہے۔ اور مسلمان اور ہیں" تو اس اسلام کو کوئی کیا کرے۔ جس کا ذکر "زمزم" کر رہا ہے۔ اور جو روحانی نمونے پیش کرنا تو الگ رہا۔ کوئی اخلاقی نمونہ بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اگر اس اسلام میں کوئی اثر نہیں۔ وہ اپنے ماننے والوں کی زندگی میں کوئی اچھی تبدیلی نہیں پیدا کر سکتا۔ حتےٰ کہ وہ گاندھی جی کی گرد کو پہونچنے کے قابل بھی کسی انسان کو نہیں بنا سکتا۔ تو اس کا ذکر کرنے سے کیا فائدہ؟ اور کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ نعوذ باللہ ایسے بے ثمر مذہب کی تعلیم کا کھوج لگاتا پھرے"

اور اس کے مقابلہ میں اسلام کو زندہ مذہب ثابت کرتے ہوئے بتایا:-

"حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت دُنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو انسان کو رُوحانی۔ اخلاقی اور ذہنی لحاظ سے کمال تک پہونچا سکتا ہے۔ پہونچا رہا ہے۔ اور قیامت تک پہونچاتا چلا جائے گا۔

موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی اسی حالت کو بدلنے کے لئے جس پر وہ ماتم کرنے کے لئے وقف ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اور آپ نے ایسے باکمال انسان پیدا کئے ہیں۔ جو اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہیں۔ آج اگر کوئی اپنی کورچشمی کی وجہ سے انہیں شناخت نہ کرے تو نہ کرے۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب تسلیم کیا جائے گا۔ کہ فی الواقعہ شجر اسلام باثمر شجر ہے۔ اور اس نے ایسے ثمر پیدا کئے ہیں۔ جن کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔"

لیکن "زمزم" کی ایمانداری اور دیانتداری ملاحظہ ہو۔ ہماری طرف اس نے جو الفاظ پیش کئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

"اگر مسٹر جناح با اخلاق نہیں ہیں۔ تو یہ اصول کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے باطل ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں یہ اصول حق ہے۔ اور اسلام کو اس کے پھلوں سے اب بھی شناخت کیا جا سکتا ہے۔ دیکھو مرزا صاحب اسی حالت یعنی سخت کلامی بد اخلاقی بد تہذیبی کو بدلنے کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو اسلام کا نمونہ ہے۔"

ذرا غور فرمائیے ان الفاظ کو ہماری مذکورۂ بالا تحریر سے کچھ بھی نسبت ہے قطعاً نہیں اس قسم کے الفاظ یا اس مفہوم کے الفاظ ہمارے قلم سے نکل ہی کیونکر سکتے ہیں۔ مسٹر جناح مسلمانوں کے کوئی مذہبی اور روحانی لیڈر نہیں۔ کہ ان کے اخلاق پر شجر اسلام کے پھل کا دار و مدار سمجھا جائے۔ مگر "زمزم" نے مولویانہ اخلاق و عادات سے کام لیتے ہوئے نہائت دیدہ دلیری سے خود الفاظ گھڑ کر ہماری طرف منسوب کر دیئے۔ اسی طرح "زمزم" نے بار بار اس بات کو دوہرایا ہے۔ کہ اس نے مسٹر جناح کو بد اخلاق ثابت کیا تھا۔ مگر "الفضل" خواہ مخواہ درمیان میں آ کودا۔ حالانکہ ہم نہ مسٹر جناح کے نمائندے ہیں۔ نہ ان کے کسی فعل کے ذمہ وار۔ اور نہ ان کا کوئی فعل اسلام کے خلاف حجت ہے۔ کہ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت ہو۔ ہمیں جو بات کھٹکی اور اسلام سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کو کھٹکنی چاہیئے۔ وہ یہ تھی۔ کہ مسلمانوں میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں ہے۔ جو اعلےٰ اخلاقی صفات کے لحاظ سے گاندھی جی کا مقابلہ کر سکے۔ چونکہ یہ اسلام کی صداقت اور حقانیت پر بہت بڑا حملہ تھا۔ اور اسلام کو بے ثمر اور بے اثر قرار دینے کی شرمناک کوشش اس لئے ہم نے اس کا جواب دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اعلےٰ اخلاق کی حامل کے طور پر پیش کیا۔ اس پر "زمزم" نے جو کج بحثی کی۔ اس کے متعلق ہم مفصل لکھ چکے ہیں۔ اب صرف اتنا ہی بتا دینا کافی ہے۔ کہ "زمزم" کا نہ صرف اپنی تحریروں میں تغیر و تبدل کرنے پر اتر آنا بلکہ ہماری تحریروں میں تحریف سے کام لینا ثبوت ہے اس بات کا کہ اس کے پاس کوئی معقول بات ہمارے جواب میں نہیں ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس قرآن مجید کے اختتام پر دُعا

درس قرآن شریف جو مسجد اقصےٰ میں نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام جاری تھا۔ وہ انشاء اللہ ۲۹ ماہ رمضان المبارک مطابق ۱۱ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش بروز اتوار انشاء اللہ ختم ہو جائے گا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی جائے گی۔ کہ حضور بدستور سابق معوذتین کا درس دینے کے بعد دعا فرمائیں۔ دعا انشاء اللہ بعد نماز عصر ہوگی۔ اس موقعہ پر بیرونی جماعتوں کے احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ بھی اس وقت اپنی اپنی مساجد میں خاص طور پر جمع ہو کر دعا کریں۔ اور حضور کی دعا میں شریک ہوں۔ اور علاوہ اسلام و احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے بھی دُعا کی جائے۔

ناظر تعلیم و تربیت

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض

"اللہ تعالےٰ جو انبیاء علیہم السلام کو بھیجتا ہے۔ اور آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس نے دنیا کی ہدائت کے واسطے بھیجا۔ اور قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ تو اس کی غرض کیا تھی۔ ہر شخص جو کام کرتا ہے۔ اس کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے ایسا خیال کرنا کہ قرآن شریف کے نازل کرنے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھیجنے سے اللہ تعالےٰ کی کوئی غرض اور مقصد نہیں ہے کمال درجہ کی گستاخی اور بے ادبی ہے۔ کیونکہ اس میں (معاذ اللہ) اللہ تعالےٰ کی طرف ایک فعل عبث کو منسوب کیا جائے گا۔ اور حالانکہ اس کی ذات پاک ہے۔ (سبحانہ تعالیٰ شانہ) پس یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالےٰ نے یہ چاہا ہے۔ کہ تا دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے جیسے فرمایا ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔ اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ ھدی للمتقین۔ یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں۔ کہ ان کی نظیر نہیں پائی جاسکتی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالات متفرقہ جو انبیاء علیہم السلام میں تھے۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دے۔ اور تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے۔ وہ قرآن شریف میں جمع کر دیئے۔ پس خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ ہم ان کمالات کو پالیں۔ اور یہ بھی بھولنا نہیں چاہیئے۔ کہ جیسے وہ عظیم الشان کمالات ہم کو دینا چاہتا ہے۔ اسی کے موافق اس نے ہمیں قوےٰ بھی عطا کئے ہیں۔ کیونکہ اگر اس کے موافق قوےٰ نہ دیئے جاتے۔ تو پھر ہم ان کمالات کو کسی صورت اور حالت میں پا ہی نہیں سکتے تھے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ جیسے کوئی شخص ایک گروہ کی دعوت کرے تو ضرور ہے۔ کہ وہ اس گروہ کے موافق کھانا تیار کرے۔ اور اسی کے موافق ایک مکان ہو۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ دعوت تو ایک ہزار آدمی کی کر دے۔ اور ان کے بٹھانے کے واسطے ایک چھوٹی سی کٹیا بنا دے۔ نہیں بلکہ وہ اس تعداد کا پورا لحاظ رکھے گا۔ اسی طرح پر خدا تعالےٰ کی کتاب بھی ایک دعوت اور ضیافت ہے جس کے لئے کل دنیا کو بلایا گیا ہے۔ اس دعوت کے لئے خدا تعالےٰ نے جو مکان تیار کیا ہے وہ قوےٰ ہیں جو ان لوگوں کو دیئے گئے ہیں۔ قوےٰ کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

سالانہ اجتماع میں شامل ہونیوالے خدام اور قائدین توجہ کریں

باہر سے شامل ہونے والے تمام اراکین کے لئے مندرجہ ذیل سامان لانا ضروری ہوگا۔ (۱) بستر جس کا وزن اتنا ہو کہ خود اٹھا کر سفر کر سکیں۔

(۲) تھیلہ جس میں مندرجہ ذیل اشیاء ہوں۔ رسی ۴۰ فٹ لمبی۔ چاقو۔ سوئی دھاگہ ایک سیر بھنے ہوئے چنے۔ ایک مربع رومال جس کی ہر طرف ۳۰ انچ ہو۔ یا اس کی بجائے تکون رومال جس کی ایک طرف کی لمبائی ۴۰ انچ اور بقیہ دو طرفوں کی لمبائی ۳۰۔ ۳۰ انچ ہو۔ لاٹھی جو کان کی حد تک لمبی ہو۔ ہر حزب کے پاس دو عدد کھیس یا چادریں بھی ہونی چاہئیں۔ جن سے وہ پانچ پانچ خدام کے لئے خیمے بنا سکیں جن خدام کے پاس غلیل اور ٹارچ ہو وہ لے کر آئیں۔

(۳) باہر سے تشریف لانے والے خدام کو زیادہ سے زیادہ مورخہ ۱۶ اخاء کو رات کی گاڑی سے قادیان پہونچ جانا چاہیئے۔ ان کو جائے قیام میں پہنچانے کے لئے اسٹیشن پر کارکن موجود ہوں گے۔ انشاء اللہ ان کو اجتماع کے دوسرے دن تین بجے کی گاڑی سے قبل رخصت کی اجازت ہو جائے گی۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عورتوں کو وعظ

حدیث:- عن ابی سعید الخدری قال قال النساء للنبی صلے اللہ علیہ وسلم غلبنا علیک الرجال فاجعل لنا یوماً من نفسک فوعدھن یوماً لقیھن فیہ فوعظھن وامرھن فکان فیما قال لھن ما منکن امرأۃ تقدم ثلاثۃ من ولدھا الّا کان لھا حجاباً من النار فقالت امرأۃ واثنین فقال واثنین:-

ترجمہ:- حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ عورتوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ مرد آپ کو تنہا نہیں چھوڑتے۔ کہ ہم آپ کے پاس (مجلس میں) آسکیں۔ اس لئے آپ خود ہی ہمارے لئے ایک دن مقرر فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے ان سے وعدہ کیا اور ایک دن ان کو وعظ کیا۔ منجملہ ان باتوں کے جو آپ نے فرمائیں۔ یہ بات بھی تھی۔ کہ تم میں سے جس عورت نے اپنے بچوں میں سے تین بچے آگے بھیجے ہونگے۔ (یعنی اس کے بچے فوت ہو گئے ہوں گے) وہ اس کے لئے جہنم کے داخلہ میں روک بنیں گے۔ ایک عورت نے کہا۔ کیا دو (بچے) بھی۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ دو (بچے) بھی:-

تشریح:- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اکثر مجالس مردوں میں ہوتی تھیں۔ اور زیادہ تر مردوں کو ہی آپ کے اقوال مبارک سے مستفید ہونے کا موقعہ ملتا تھا۔ اور عورتوں کو کبھی شاذ کے طور پر۔ اس وجہ سے ایک دن عورتوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ کہ آپ کسی وقت ہمیں بھی اپنے وعظ و نصائح سے مستفید فرمائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ان کو وعظ و نصیحت کی۔ چونکہ وہ مجلس عورتوں کی تھی اس لئے آپ نے عورتوں کے متعلق ہی تقریر ارشاد فرمائی۔ عورتیں چونکہ صبر کرنے میں مردوں سے کم درجہ پر ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر نصائح کے علاوہ ان کو بچوں وغیرہ کی فوتیدگی پر صبر اختیار کرنے کی ترغیب دی۔ اور اس کا ثواب بھی بیان فرمایا۔ چنانچہ آپ نے بیان فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے اس کی زندگی میں فوت ہو جائیں اور وہ صبر اختیار کرے۔ اس کے نتیجہ میں وہ بچے اس کے لئے جہنم میں جانے کی روک ثابت ہوں گے۔ اور جس کے دو بچے فوت ہوں گے۔ اس کے لئے بھی۔ عورتوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ یہ دنیا فانی ہے۔ ماں۔ باپ۔ بھائی۔ بہن بچے وغیرہ سب نے اس سرائے فانی کو چھوڑنا ہے۔ اور ہم اس بات کا مشاہدہ روز و شب کر رہے ہیں۔ آج سے سو سو سال قبل جو لوگ پیدا ہوئے تھے۔ وہ اب دنیا میں موجود نہیں۔ زندگی تو "طرفۃ العین" کی طرح گزر جاتی ہے خدا تعالےٰ نے زندگی اور موت کو انسان کے لئے بطور امتحان بنایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً۔ خدا نے موت اس لئے بنائی۔ کہ مرنے والے کے لواحقین صبر کرتے ہیں۔ یا نہیں اور زندگی اس لئے بنائی ہے۔ کہ کیا تم صحیح راستہ پر گامزن رہتے ہو۔ یا نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ شریعت کا دائرہ اختیارات انسان کے دائرہ اختیارات سے الگ نہیں۔ بلکہ اس کے مطابق ہے مثلاً انسان کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ خواہ وہ زبان سے اچھی باتیں لوگوں سے کہے۔ یا گالیاں دے۔ یا غیبت کرے۔ لیکن یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ کہ نمک کے ذائقہ کو میٹھا کر دے۔ جب بھی نمک زبان سے مس ہوگا۔ اس کا ذائقہ نمکین ہی ہوگا۔ یعنی اس بات میں انسان کو اختیار نہیں۔ لیکن جو باتیں انسان کے اختیار میں ہیں۔ کہ وہ اس کی زبان سے سرزد ہوں۔ مثلاً غیبت کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گالی دینا وغیرہ۔ تو یہاں شریعت کا حکم ہے۔ کہ ان باتوں سے اجتناب ضروری ہے۔ یعنی ان باتوں کو انسان ترک کر سکتا ہے۔ زبان مجبور نہیں۔ کہ جیسے وہ نمک کے ذائقہ کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ ان باتوں کو نہ چھوڑ سکے۔

اسی طرح موت سے اپنے عزیز۔ یا بزرگ کی رفاقت کا طبعاً رنج ہوتا ہے اس امر میں بھی انسان کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ چاہے۔ وہ فوت ہونے والے کا نوحہ کرے۔ سوگ منائے۔ کھانا پینا چھوڑ دے۔ یا صبر کرے۔ ہاں طبعی رنج انسان کے اختیار میں نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر فرمایا۔ القلب یحزن والعین تدمع ولا نقول الّا ما یرضی بہ اللہ۔ یعنی دل کا غم بھی ہمارے اختیار میں نہیں۔ اور طبعی رنج کی وجہ سے ہم آنکھوں کے آنسوؤں کو بھی روک نہیں سکتے۔ لیکن ہم ایسی باتیں نہیں کہتے۔ جو کہ خدا کی رضا کے خلاف ہوں۔ بلکہ وہی کچھ کہتے ہیں۔ جن سے خدا راضی ہو۔ اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد صاحب کی وفات ہوئی۔ تو آپ کے دل میں طبعاً یہ خیال آیا۔ کہ والد صاحب کی وفات سے آمد بند ہو گئی ہے۔ کیونکہ زمین بنجر ہے۔ اور والد صاحب کی پنشن بند ہو گئی ہے اور میں کچھ کماتا نہیں۔ معاً خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام کے ذریعہ مطلع کیا گیا الیس اللہ بکاف عبدہ۔ کیا اللہ تعالےٰ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ دو چیزیں اب۔ اور رب موجود تھیں۔ اگر اب نہیں رہا۔ تو رب تو موجود ہے:-

بدھ نبی کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ ان کے پاس ایک عورت اپنے فوت شدہ بچہ کو لائی۔ اور کہا۔ کہ آپ نبی اور اوتار ہیں۔ میرے اس بچہ کو زندہ کر دیجئے آپ نے عورت سے کہا۔ کہ تھوڑی سی رائی لے آؤ۔ لیکن اس گھر سے لانا جس گھر میں کوئی فوت نہ ہوا ہو۔ وہ عورت جس کے پاس جاتی۔ وہی کہتا۔ کہ ہمارا فلاں فلاں بزرگ۔ یا عزیز فوت ہو چکا ہے۔ غرض وہ محنت بسیار کے باوجود کوئی بھی گھرانہ ایسا تلاش نہ کر سکی۔ اور اس سے اس کی سمجھ میں آ گیا۔ کہ مُردہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس نے دامن صبر مضبوطی سے پکڑ لیا:-

پس عورتوں کو خصوصاً ایسے حادثات پر صبر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان میں مردوں سے کم صبر کرنے کا مادہ ہے۔ اور دلی خوشی اور دلی رضامندی کے ساتھ صبر کرنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی ارشاد مبارک ہے:-

مُسلم کو ہمہ تن نافع ہونا چاہیئے

حدیث:- حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- انّ من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا وانھا مثل المسلم حدثونی ما ھی فوقع الناس شجر البوادی قال عبد اللہ فوقع فی نفسی انّھا النخلۃ فاستحییت ثم قالوا حدّثنا ما ھی قال ھی النخلۃ۔

ترجمہ:- درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے (کسی موسم میں نہیں گرتے) اور وہ درخت مسلمان کی مثال ہے۔ مجھے بتاؤ۔ وہ کونسا درخت ہے حضرت عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں۔ حاضرین (مجلس) جنگل کے مختلف درختوں کے متعلق خیال کرنے لگے۔ حضرت عبد اللہ رضؓ نے (بعد میں) بتایا کہ میرے جی میں آیا تھا۔ کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ لیکن میں (بوجہ اس کے کہ مجلس میں بڑی عمر کے لوگ تھے) خاموش رہا۔ جب حاضرین (صحیح درخت) نہ بتا سکے۔ تو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ حضور خود ہی بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ وہ کھجور کا درخت ہے:-

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تشریح :- اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر عادات مبارکہ میں سے یہ بھی عادت مبارک تھی۔ کہ آپ وقتاً فوقتاً صحابہ کا امتحان لینے کے لئے۔ صحابہ سے معمہ پہیلی بجھارت کی طرز سے سوال دریافت فرمایا کرتے تھے انسان سے جب معمہ وغیرہ پوچھا جائے۔ تو لوگ عموماً دُور کی اشیاء کے متعلق خیال آرائی کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ قریب ہی ہوتی ہے۔ یہی معاملہ صحابہ کو پیش آیا۔ آپ نے ایسا درخت پوچھا۔ جو کہ مشہور و معروف تھا اور ہر شخص اس سے واقف تھا۔ یعنی کھجور کا درخت۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے چاہا میں بتاؤں۔ کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ لیکن میں شرمایا۔ حضرت عمر کو جب پتہ لگا۔ تو انہوں نے کہا۔ اگر تو (عبداللہ) بتا دیتا اور حضور تیرے لئے دعا کرتے۔ تو مجھے بہت خوشی ہوتی۔ حضرت عبداللہ کی عمر اس وقت ۱۰ یا ۱۱ سال کی تھی۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کھجور کے درخت کی مسلم سے کیوں مثال دی۔ حالانکہ دنیا میں دیگر کئی پھلدار درخت ایسے ہیں۔ جن کے پھل کھجور سے زیادہ لذیذ ہوتے ہیں سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کھجور کے درخت کی مثال اس لئے بیان فرمائی۔ کہ اس کا کوئی جزو بھی ضائع نہیں جاتا۔ مثلاً کھجور کا پھل ہے اسے بطور غذا استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا سال بھر ذخیرہ ہو سکتا ہے۔ اور عرب کے لوگ لمبے لمبے عرصہ تک صرف کھجور اور پانی سے گزارا کر لیتے ہیں۔ نیز کھجور سے کھانڈ اور شکر تیار ہوتی ہے۔ اس کی گٹھلی تک بے کار نہیں۔ چنانچہ اس کو بھی کتر کر اونٹ کو چارہ میں دیتے ہیں۔ اس کے پتوں سے اعلیٰ اقسام کے پنکھے۔ ٹوکریاں۔ چھتریاں۔ وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔ اس کی لکڑی تعمیر عمارت میں کام آتی ہے۔ غرضکہ کھجور کے درخت کا کوئی حصہ۔ پھل، پتے، لکڑی۔ بیج ضائع نہیں جاتا۔ پھلدار درخت ہونے کی وجہ سے آم پھلوں میں سے نفیس ترین پھل ہے۔ لیکن کھجور جتنے فوائد اس میں بھی نہیں۔ اس کا پھل ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا اس کے پتوں سے کوئی کارآمد چیز تیار نہیں ہوتی۔ اور اس کی لکڑی بھی تعمیر عمارت میں عام طور پر کام نہیں آتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درخت کو مثال قرار دیا۔ نہ کہ مسلمان کو درخت کی مثال۔ اور مسلم وہی ہو سکتا ہے۔ جو کہ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ کو مدنظر رکھے۔ یعنی ہر معاملہ میں وہ لایعنی باتوں کو ترک کر دے۔ اور وہ شخص حسن اسلام کا نمونہ ہو۔ وہ ہر ایسی بات کو چھوڑ دے جس کا نتیجہ اچھا نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا۔ فلیقل خیراً یعنی جب بھی تو کوئی بات عمل میں لائے۔ تو بھلائی کو مدنظر رکھ۔ بے نتیجہ۔ بے فائدہ۔ بے نفع۔ لغویات سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ حضور علیہ السلام نے کھجور کے درخت کی مثال دے کر اس بات کو واضح فرما دیا ہے۔ کہ جس طرح اس کا کوئی حصہ بھی بے فائدہ نہیں۔ اسی طرح ایک مسلمان کو ہونا چاہیئے۔ لغو ناول لغو مضمون۔ کسی کی ہتک کا مرتکب ہونا وغیرہ وغیرہ یہ تمام امور ایسے ہیں۔ جو ایک مسلمان کی شان کے منافی ہیں۔ اسلام کا نمایاں اثر یہ ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمان کی کوئی حرکت بھی خلاف اسلام نہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس بارہ میں اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ جس کی تشریح محتاج بیان نہیں۔ کہ آپ کے اوقات کیسی حالت میں گزرتے تھے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ آپ نے آخری عمر میں قریباً ۸۰ کتب تصنیف فرمائیں۔ حالانکہ آپ کی ساری عمر دشمنوں کی طرف سے دائر کردہ جھوٹے مقدمات کے سلسلہ میں گزری۔ اور آپ کو ایک ایک مقدمہ کے دوران میں دو دو سال تک تاریخیں بھگتنی پڑیں نیز آپ دائم المریض بھی تھے۔ لیکن باوجود ایسے عوارض لاحق ہونے کے آپ رات دن ہمہ تن دین کی خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ لنگر خانہ کا انتظام۔ مہمان نوازی۔ مہمانوں سے ملاقات وغیرہ امور میں تو دن گزر جاتا تھا۔ اور رات کے دو دو بجے تک موم بتی سامنے رکھ کر کتب کے لئے مضامین لکھتے تھے۔ سفر و حضر میں ہر وقت یہی مشغلہ جاری رکھتے تھے۔ غرضکہ آپ کا کوئی لمحہ بیکار نہ جاتا تھا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو الہاماً مطلع کیا تھا انت الشیخ المسیح الذی لایضاع وقتہ۔ پس ہم لوگوں کو یہ عہد کر لینا چاہیئے بالخصوص قرن اول کے لوگوں کو کہ ہمارے اوقات خدا کی رضا کے حصول کے لئے خرچ ہوں۔ کیونکہ ہم خدا کو اس وقت راضی کر سکیں گے۔ جب کہ ہم حضور علیہ السلام کے فرمان من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ پر عمل پیرا ہوں۔ یعنی ہمارے اعمال و افعال ہر لحظہ خدا کی رضا کو جذب کرنے والے ہوں۔

خاکسار شیخ غلام مجتبےٰ احمدی قادیان

بیت المقدس کی دیوار گریہ کے پاس یہود کی آہ و بکا

فلسطین کے دارالسلطنت۔ بیت المقدس یا یروشلم میں مسجد اقصےٰ کی ایک دیوار کو دیوار ماتم کہتے ہیں (یہ دیوار دمشق میں نہیں۔ جیسا کہ الفضل ۸ اکتوبر میں غلطی سے شائع ہو گیا) اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ یہودی قوم کے افراد آ کر اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی کرتے ہیں۔ اور آہ و فغاں بلند کرتے ہیں۔ اب اسی مقام پر ہر سبت (ہفتہ) کے روز بوڑھے۔ جوان۔ مرد اور عورتیں اکٹھے ہوتے اور دیوار کے ساتھ سر لگا کر روتے ہیں چیختے چلاتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں۔ میں نے قیام فلسطین کے عرصہ میں یہ دردناک نظارہ خود دیکھا ہے۔ نہایت عبرتناک نظارہ ہوتا ہے۔ انسان پر ایک رقت طاری ہو جاتی ہے۔ کہ وہ قوم جو نبیوں کی اولاد ہونے پر فخر کرتی تھی۔ اور جسے خداوند تعالےٰ نے انی فضلتکم علی العالمین کے الفاظ سے مخاطب فرمایا تھا۔ آج کس زبوں حالی کا شکار ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں اس نظارہ کو دیکھ کر انسان انبیاء کے مکذبین کی عبرتناک حالت کا اندازہ کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مثیل ہیں۔ اور قرآن مجید نے امت محمدیہ کو غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی دعا سکھا کر اشارہ کیا تھا۔ کہ اگر وہ مسیح موعود سے یہود ایسا سلوک کریں گے۔ تو ان کے لئے خطرناک انجام مقدر ہے۔ افسوس کہ علماء سوء نے عوام مسلمانوں کو خدا کے برگزیدہ کی آواز پر لبیک کہنے سے روکا۔ اور آج تک مختلف حیلوں سے اس کوشش میں منہمک ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کا فعل بتاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی حالت قابل اصلاح تھی۔ اور اب خدا کے مامور کے انکار کے نتیجہ میں وہ جماعت بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس بدتر حالت کا اقرار ہے مگر وہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر دلیل سمجھنے کی بجائے آپ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ حالانکہ ادنےٰ تدبر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ محض کسی نبی کے ظہور کے ساتھ قوموں کی حالت درست نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ جب وہ قومیں اس نبی پر ایمان لاتی ہیں۔ تب خدا تعالےٰ انہیں عزت و رفعت عطا کرتا ہے۔ بصورت دیگر وہ قومیں عذاب الٰہی کا نشانہ بنتی ہیں۔ جو غیر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھٹلا رہے ہیں ان کی حالت کا بدتر ہوتے جانا تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ آیت قرآن وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا اس کی تائید کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں یہ پیشگوئی بالصراحت مذکور ہے۔ کہ مجھے نہ ماننے والے روز بروز حالت زار کا شکار ہوتے جائیں گے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مسلمانوں کی اپنی حالت پر مرثیہ خوانی کو تسلیم کر کے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معیار کی تصدیق کی ہے۔ حضور نے ایک شعر میں بھی فرمایا ہے

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کنند وقت خوشترم

اے کاش کہ موجودہ مرثیہ خوانی محبت کے گریہ سے بدل جائے۔

132
Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں اس جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے ایک اہم سوال کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اگر مسلمانوں کی موجودہ حالتِ زار سے معاذ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ تو کیا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت بھی مشتبہ نہیں ہو جاتی؟ اگر کوئی غیر مسلم آپ سے پوچھے۔ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہوتے تو مسلمانوں کی حالت اس طرح خراب نہ ہوتی۔ معلوم ہوا کہ (معاذ اللہ) آپ جھوٹے تھے؟ مولوی صاحب آپ اس سوال کا کیا جواب دیں گے؟ یقیناً آپ صرف یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھوٹا ہونے کی دلیل نہیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل ترک کر دیا ہے۔ اور صرف مُنہ سے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بلکہ چونکہ ان نام کے مسلمانوں کے بگڑنے اور حالتِ زار میں مبتلا ہو جانے کی پیشگوئی قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ اس لئے ان کی یہ حالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ جواب غیر مسلم کے سامنے درست ہوگا۔ تو وہ فرمائیں کہ وہ کس مُنہ سے مسلمانوں کی ابتر حالت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے خلاف پیش کر رہے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ یہ مسلمان کہلانے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو برائے نام تو مانتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو برائے نام بھی نہیں مانتے بلکہ حضور کی تکذیب کرتے ہیں۔ پس خلاصہ سوال یہ ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کی موجودہ بدتر حالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مشتبہ کرتی ہے۔ حالانکہ وہ لوگ آپ کی تکذیب کر رہے ہیں۔ تو ان کی یہ حالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو کیوں مشتبہ نہیں کرتی۔ حالانکہ وہ لوگ حضور کو ماننے کے دعویدار ہیں۔ اور بایں ہمہ وہ اپنی حالت پر مرثیہ خوانی کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں؟ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اس اہم سوال کا کوئی جواب دیں گے؟

خاکسار۔ ابی العطاء جالندھری

قرآن کریم میں ذلّتِ یہود کے متعلق پیشگوئی

یہ پیشگوئی ہٹلر کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتی

ہٹلر کی تقریر

برلن ۳۰ ستمبر۔ ہٹلر نے اپنی تقریر میں یہود کا ذکر کرتے ہوئے ایک پیشگوئی کی ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔ "اگر یہ جنگ یہودیوں نے شروع کرائی ہے تو وہ آرین نسل کو تباہ نہ کریں گے۔ بلکہ خود تباہ ہو جائیں گے۔ یہودی میری ان پیشگوئیوں پر ہنستے تھے۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یورپ میں اب کوئی یہودی ان کا مضحکہ نہیں اڑا سکتا۔ اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ جہاں بھی جائیں یا چلے جائیں۔ ان میں ہنسنے کی خواہش ختم ہو جائے گی۔ اور میری یہ پیشگوئی بھی سچی ثابت ہوگی" (پرتاب ۳ ستمبر ۱۹۴۲ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ ہٹلر نے یہ پیشگوئی ایک زبردست تحدی کے ساتھ کر رکھی ہے۔ کہ یہود جہاں بھی چلے جائیں وہ آرام سے نہ بیٹھ سکیں گے۔ اور ہم بھی ببانگ بلند۔ اعلان کرتے ہیں۔ کہ پیشگوئی کا یہ حصہ سچا ثابت ہوگا۔ اور یقیناً ہوگا۔ لیکن اس لئے نہیں کہ ہٹلر کہہ رہا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے یہ فرمایا۔ پس یہ پیشگوئی ہٹلر کی نہیں ہے نہ اس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے۔ اور نہ اس زمینی انسان میں استطاعت ہے۔ کہ کسی عظیم قوم کی قسمت کا فیصلہ از خود کر سکے بلکہ یہ پیشگوئی نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ جو صدیوں سے پوری ہوتی چلی آرہی ہے۔

یہود کے متعلق قرآنی پیشگوئی

ذلّتِ یہود کے متعلق قرآنی پیشگوئی بالکل واضح اور روشن ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے

(۱) ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَمَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ۔

(آل عمران آیت ۱۱۳)

جہاں بھی یہ لوگ پائے جائیں گے۔ ذلت و خواری ان پر مسلط کر دی جائے گی۔ البتہ اللہ کے عہد اور لوگوں کے عہد و پیمان سے انہیں پناہ مل سکتی ہے۔ اور یہ لوگ غضب الٰہی میں مبتلا ہو گئے۔ اور ان کو مسکینی اور محتاجی نے بھی گھیر لیا۔ یہ اس لئے کہ یہ آیات الٰہیہ کا انکار کرتے۔ اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں۔ اور یہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کے نتیجہ میں ان پر عذاب مسلط کیا گیا ہے۔

اسی طرح دوسری جگہ فرمایا۔ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورہ اعراف آیت ۱۶۷) اور جب تیرے رب نے خبر دے دی۔ کہ یہود پر قیامت کے دن تک ایسے لوگ اٹھاتا رہے گا۔ جو ان کو بُرا عذاب دیں گے۔ بیشک تیرا رب بدی کی سزا دینے میں جلدی کرنے والا ہے (اور اگر وہ ایمان لائیں) تو یقیناً وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ قرآن مجید کی مذکورہ پیشگوئی پر

حبوب کپساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اُٹھا نہیں جاتا لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے اگر اس کا سبب ملیریا یا جگر کی خرابی ہے تو شباکن استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں۔ بلکہ اعصابی کمزوری یا خون کی کمی ہے تو حبوب کپساب استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

دواخانہ نورالدینؓ قادیان کی مشہور دوائیں

روپے آنے

(۱) صندلین کمی خون کو دور کرنے کے لئے نیز جلدی امراض کیلئے مجرب ہے۔ قیمت یک صد قرص ۱۲ — ۱ / " نصف " " ۰ — ۱

(۲) اکسیر معدہ بدہضمی۔ نفخ۔ کھٹے ڈکار۔ بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے۔ قیمت یک صد قرص ۱۲ — ۱ / " نصف " " ۰ — ۱

(۳) قرص خاص امراض مخصوصہ کے لئے از حد مجرب و مفید ہے۔ قیمت ۵۰ قرص ۰ — ۲

(۴) اکسیر سیلان الرحم یعنی لیکوریا یا سفید پانی کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ۰ — ۳

(۵) نورمنجن دانتوں کی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو اونس ۸ — ۰ / " " " ایک ۵ — ۰

(۶) تریاق اٹھرا مرض اٹھرا کے لئے مکمل کورس گیارہ تولہ۔ یک مشت فی تولہ ۰ — ۱ / الگ متفرق فی تولہ ۴ — ۱

(۷) سرمہ مبارک ککروں۔ آشوب چشم وغیرہ کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ — ۲ / " ۳ ماشہ ۱۲ — ۰

(۸) رفیق نسواں حیض کی تکلیف اور کمی کا حکمی علاج۔ قیمت یک صد قرص ۱۲ — ۳ / " پچاس قرص ۰ — ۲

(۹) عنبرین۔ طاقت کی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت پانچ تولہ ۰ — ۴

(۱۰) اکسیر کھانسی۔ کھانسی کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت ۵۰ قرص ۰ — ۱

(۱۱) دوائی نعمت الٰہی اولاد نرینہ کے لئے مجرب نسخہ۔ قیمت مکمل کورس دس روپے صرف ۰ — ۱۰

(۱۲) قرص جواہر قوت مردمی اور اعضاء رئیسہ ہر دو کے لئے قوت اور فرحت کا خزانہ نیز مقوی اعصاب بھی ہے۔ یکصد قرص للعہ

منگوانے کا پتہ دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس لئے غور سے مندرجہ ذیل حقائق و بصائر ہمارے سامنے آتے ہیں:۔

(اول) یہود مغضوب قوم ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے "ذلت و مسکنت" وارد کی گئی۔ یعنی یہود ہمیشہ محکومیت کی ذلیل ترین حالت میں رہیں گے۔ جہاں چاہیں یہ چلے جائیں مذکورہ عبرت ناک سزا ان کو نہیں چھوڑے گی۔ کیونکہ یہ قوم اپنی پیہم اور متواتر سرتابیوں کے باعث اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آ گئی ہے۔

(الثانی) اس قوم کو صرف دو طرح امن مل سکتا ہے۔ یا تو یہ "حبل من اللہ" اللہ تعالیٰ کے عہد پر ثابت قدم ہو جائے۔ یعنی مسلمان ہو جائے۔ یا "حبل من الناس" پر کاربند ہو۔ یعنی دوسری زبردست قوموں سے معاہدہ کرکے ان کی پناہ میں چلی جائے۔ ان دونوں طریقوں کے سوا ان کو کبھی پناہ نصیب نہ ہوگی۔

(الثالث) جب یہ قوم کسی دوسری زبردست قوم کی پناہ میں چلی جائے گی۔ تو وہ پناہ بھی وقتی اور عارضی ہوگی۔ دائمی پناہ ان کو کبھی نہیں مل سکتی۔ کیونکہ اس قوم پر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک ایسے لوگ مسلط کر رکھے ہیں جو ان کو ذلیل کن عذاب پہنچائیں گے۔

قرآن مجید کی پیشگوئی کی تائید میں واقعات عالم

ناظرین کرام! ذلت یہود کے متعلق قرآن کریم کی یہ پیشگوئی کس شان اور جاہ و جلال سے پوری ہوئی۔ تاریخ عالم اس پر گواہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو حکومت سے تو محروم کیا ہی تھا۔ مگر ان کی ذلت کی حد یہ ہے۔ کہ کوئی قوم ان کو محکوم بنا کر بھی اپنے ملک میں رکھنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ آج ان کو ہر قوم اور ہر حکومت دھتکار رہی ہے۔ فٹ بال کی طرح ـــ اس قوم کو ہر طرف سے ٹھکرایا اور اچھالا جا رہا ہے۔ ان پر خدا تعالیٰ کی فراخ زمین تنگ ہو گئی ہے۔

یہود دنیا کی تخمیناً ایک کروڑ باسٹھ لاکھ آبادی ہے۔ لیکن خانماں بدوش ـــ دربدر کی رسوائی۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن والی حالت ہے۔ اس قوم نے اللہ تعالیٰ کے ایک فرستادہ کو مجبور کر دیا۔ کہ وہ کہہ اٹھے۔ "لومڑیوں کے لئے بھٹ ہوتے ہیں۔ اور ہوا کے پرندوں کے لئے گھونسلے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی جگہ نہیں۔" اس فرستادۂ خدا کو تو اللہ تعالیٰ نے اس حالت سے نکال دیا۔ بلکہ اس کے ساتھ وعدہ کیا۔ کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کہ تیرے ماننے والے تا قیامت یہود پر غالب رہیں گے۔ مگر اس قوم یہود پر ہمیشہ کے لئے وہی عبرت ناک حالت مسلط کر دی۔ کہ "لومڑیوں کے لئے بھٹ ہوتے ہیں۔ اور ہوا کے پرندوں کے لئے گھونسلے مگر ان کے لئے سر دھرنے کی جگہ نہیں۔"

فکیف کان عاقبۃ المکذبین۔

یہود کی حالت زار

الغرض یہ شدید جذبۂ تنفر جو قوموں کے دلوں میں یہود کے لئے پایا جاتا ہے۔ یہ وہی غضب من اللہ ہے۔ جو ان پر وارد کیا گیا۔ قرآن مجید کے بتائے ہوئے طریق بحبل من الناس کے مطابق ان کو پناہ ملتی رہی ہے۔ لیکن عارضی۔ ادھر ذرا سی پناہ ملی۔ ادھر وہی ذلت کی پھٹکار۔

یہ یاد رہے۔ کہ ارض صیہون میں ان کا اجتماع قرآن مجید کی ایک پیشگوئی کے ماتحت ہے۔ لیکن یہ پناہ بھی عارضی ہے۔ فلسطین ہمیشہ کے لئے یہودیوں کا "قومی گھر" نہیں بن سکتا۔ اس لئے کہ قرآن مجید نے یہ بھی پیشگوئی کی ہے۔ کہ تا قیامت ہر زمانہ میں اس قوم کو عذاب دینے کے لئے لوگ اٹھتے رہیں گے۔

اور واقعات عالم اس پیشگوئی پر صاد کر رہے ہیں۔ یورپی ممالک میں یہود سے ہر زمانہ میں نہایت رسواکن سلوک کیا جاتا رہا ہے۔ قیاصرۂ روم نے انیسویں صدی کے نصف اول تک بے پناہ ذلتیں اس قوم کو پہنچائیں۔ اب مسولینی کے ذریعہ ان ذلتوں کی یاد پھر تازہ ہو گئی ہے۔ اور جرمنی میں ہٹلر اس قوم پر عرصۂ حیات تنگ کر رہا ہے۔ ہٹلر یہودیوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ مفتوحہ ممالک سے یہودیوں کو دھڑا دھڑ نکالا جا رہا ہے۔ غرض یہودی قوم ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کی پوری پوری مصداق بن رہی ہے۔ اور ان کی موجودہ حالت زار ہر دیدہ ور مبصر کے لئے عبرت کا سامان پیش کر رہی ہے۔ آج ہر یہودی بزبان حال کہہ رہا ہے ؎ دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو۔

عبد اللہ ورد احمدی لائل پور

جڑھ کا علاج درکار ہے

درخت کی طاقت و توانائی نیز درازیٔ عمر کا راز اس کی جڑھ کی طفیل ہے۔ جڑھ ہی کی طفیل عمدہ پھول اور پھل حاصل ہو سکتے ہیں۔ جڑھ میں نقص واقع ہو جائے تو تمام اجزاء درخت پر ضعف طاری ہو کر بالآخر خشک ہو جاتا ہے۔ جسم انسانی کی بھی ایک جڑھ ہے جس کی سلامتی سے صحت طاقت اور درازیٔ عمر کا راز حاصل ہو سکتا ہے۔ بصورت نقص واقع ہونے کے نظام جسمانی میں لاتعداد اقسام امراض کا ظہور ہوتا ہے۔ اسی نقص کا انتہائی ثمر موت ہے جزوی اور انفرادی علاج بے کار محض ہے۔ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا لفافہ درکار ہے۔

بانی جدید نظام طبیہ موسوم طب شعوری عمر والہ ڈاک خانہ بھاگووالہ ضلع گورداسپور

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی۔ ان کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ٹیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ انکا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پہلے سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دور نہ ہو جائے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ ملتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ اور مشہور دوا فروشوں سے طلب کریں۔

دی۔ پی منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی منٹگمری پنجاب

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر جگر کے عمل کو درست کرکے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی دور ہوتی چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کرینگے جوشاندے اور حب تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک پندرہ آنے صرف

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

آپ

ہرگز پسند نہیں کریں گے کہ آپ کی وجہ سے "الفضل" کو نقصان پہنچے

لہذا وی۔ پی ضرور وصول فرما لیجئے۔ وصول نہ کرنے سے دفتر کو بلا وجہ نقصان ہوتا ہے۔

133

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت کا تاکیدی حکم

زکوٰۃ اسلام کے عملی ارکان میں سے دوسرا رُکن ہے۔ اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ انسان جس طرح نمازوں کا پابند ہو۔ ویسے ہی وہ حقوق العباد کا ادا کرنے والا ہو۔ اسلام کا خلاصہ مختصر ترین الفاظ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ بیان کیا جا سکتا ہے اور انسان درحقیقت خدا اور بنی نوع انسان کی محبت کے ساتھ ہی انسانیت میں کمال حاصل کرتا ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی اسلامی شریعت کی رو سے انسانی زندگی کا مستقل پروگرام ہے۔ جس کا اہم حصہ ادائیگی زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ کوئی شخص خدا یا اس کے رسول یا اس کے دین پر کوئی احسان نہیں کرتا۔ بلکہ اپنا اور آخرت میں اپنے لئے ہی فائدہ بخش سامان جمع کرتا ہے۔ اس لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض ہے اور ادائیگی فرض کو احسان قرار دینا نہایت سفلی خیال ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی خدا کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ اور انسانی تمدن کی بنیاد اسی محکم اصل کی پابندی پر مبنی ہے۔ جب انسان مل کر رہتے ہیں۔ تو ان میں کچھ غریب اور کچھ امیر ہوتے ہیں۔ تو عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ مالدار اپنے مال میں سے غرباء کا حق ادا کریں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی تعریف ہی ان الفاظ میں فرمائی ہے۔ "توخذ من اغنیاءھم وترد علی فقراءھم" کہ زکوٰۃ امیروں کے مال سے وصول کی جاتی ہے۔ اور غریبوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ جب کوئی مالدار شخص اپنے مال کا مقررہ حصہ خدا کی رضامندی کے حصول کے لئے اپنے بھائیوں پر خرچ کرتا ہے۔ تو وہ دونوں مقصدوں کو پورا کر رہا ہے۔ اور بیک وقت حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ادا کرنیوالا قرار پاتا ہے۔ اور اپنے اس فعل کے ذریعہ سے جہاں اسلامی تمدن کے قیام میں مدد کرنے والا قرار پاتا ہے۔ وہاں وہ قوم کے غریبوں۔ یتیموں۔ بیکسوں۔ ناداروں۔ بیواؤں اور ہر قسم کے محتاجوں کی دعاؤں کا بھی مستحق قرار پاتا ہے۔ یقیناً ایسے شخص کے مال میں برکت حاصل ہوتی ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں یربی الصدقٰت کے لفظ سے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

ارجمند خان
معاون ناظر بیت المال شعبہ زکوٰۃ

تحریک جدید کا وعدہ خوشی سے پورا کریں

"میں پھر تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر وعدہ پورا کرنیکا ارادہ نہ ہو۔ تو وعدے ہی نہ کیا کرو۔ اگر اپنی خوشی سے وعدے کرو۔ تو پھر چاہے موت آجائے۔ چاہے ذلت برداشت کرنی پڑے ان وعدوں کو پورا کرو۔"

خدا کے موعود خلیفہ کا ارشاد بالا بار بار غور سے پڑھیں۔ پھر اپنے وعدے کے پورا کرنے میں اس طرح لگ جائیں۔ کہ جب تک وعدہ پورا نہ ہو۔ آپ کو آرام وچین نہ ہو۔ نیز اگر آپ کوشش کرکے ۱۱ر اکتوبر تک اپنا وعدہ پورا کر سکیں۔ تو یہ بات آپ کے لئے زیادہ اچھی ہے۔ کیونکہ اس طرح آپ کا نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہو جاتا ہے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

نفاق سے بچنے اور اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنیکا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ "الوصیۃ" میں تیسری دعا میں یہ فرماتے ہیں:-

"اے میرے قادر کریم اور اے خدائے غفور الرحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے۔ بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے۔ اور جنکو تو جانتا ہے۔ کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین"

پس احباب اس رمضان شریف کے مبارک مہینے میں وصیتیں کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو جماعت کی تعداد کے لحاظ سے وصایا بہت کم ہوئی ہیں۔ کہاں ہم دس لاکھ سے زیادہ ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ کہاں وصیت کا نمبر جو ۶۲۰۰ ہے۔ جماعت کی تعداد کے ساتھ وصایا کی کچھ نسبت ہی نہیں۔ حضور کی اس دعا کے نتیجہ میں کیا ہم سمجھیں۔ کہ باقی جماعت اپنے اندر نفاق رکھتی ہے۔ نہیں! جماعت نے اس طرف توجہ ہی نہیں کی۔ ح

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۹ راکتوبر ۱۹۴۲ء سے ٹائم ٹیبل میں حسب ذیل تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں گی۔

۶۔ ڈاؤن پنجاب کلکتہ میل لاہور سے بجائے ۳۰۔۱۸ کے ۴۰۔۲۲ پر روانہ ہوگی۔ اور سہارنپور ۱۵۔۸ پہنچتی ہوئی وہاں سے ہوڑہ کیلئے ۵۵۔۸ پر روانہ ہوگی۔

۱۹۔ اپ اور ۲۰۔ ڈاؤن سندھ ایکسپریس جو اسوقت کراچی سٹی اور لاہور کے درمیان چلتی ہیں راولپنڈی سے اور راولپنڈی تک وسیع کر دی جائینگی۔ راولپنڈی اور لاہور کے درمیان ان کے اوقات وہ ہونگے جو ایک آنہ والے ٹائم ٹیبل مجریہ جولائی ۱۹۴۲ء میں درج ہیں۔

۱۰۹۔ اپ اور ۱۲۶۔ ڈاؤن جو اسوقت لاہور اور راولپنڈی کے درمیان چلتی ہیں لالہ موسیٰ اور راولپنڈی کے درمیان منسوخ کر دی جائیں گی۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

ذیابیطس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابیطس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل و گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے ایک دفعہ ضرور تجربہ کر کے دیکھیں۔

قیمت ۱۵ خوراک ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

مرغیوں کی تمام بیماریوں کا واحد علاج
پولٹری سیوئر
(Poultry Saviour)

دیکھا گیا ہے کہ قریباً ہر سال بعض ایسی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ جو ڈربوں کے ڈربے خالی کر دیتی ہیں اگر کوئی مرغی قسمت سے بچ بھی جائے تو بہت دیر تک انڈے نہیں دیتی۔ ہماری اس دوائی جس کا نام پولٹری سیوئر ہے اسکے استعمال سے موسمی بیماری سے مرغیاں بچ جاتی ہیں سالہا سال کے تجربہ سے یہ دوائی تیار کی گئی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک ذمہ خریدار پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ

مطب حکیم مہر علیشاہ قادیان

میک لائٹ

اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹٪ فیصدی بچت کرتا ہے

ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

B-65

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۷ اکتوبر۔ جرمنوں نے سٹالن گراڈ کے اگلے مورچے توڑ کر آگے بڑھنے کی انتہائی کوشش کی۔ مگر ہر بار ناکامی ہوئی۔ اور روسی اپنے مورچوں پر مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ کل جرمنوں نے کارخانوں کے علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے بار بار ٹینکوں سے شدید حملے کئے۔ مگر روسیوں نے جم کر مقابلہ کیا۔ اور ۱۲ میں سے ۱۱ ٹینک برباد کر دئے۔ شہر کی شمال کی طرف کی بستیوں پر روسی کامیابی سے حملے کر رہے ہیں۔ اور اگرچہ جرمن سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ تاہم روسیوں کو پیچھے نہیں ہٹا سکے۔

گروزنی کے تیل کے چشموں پر قبضہ کرنے کے لئے جرمن انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت وہ چشموں سے ساٹھ میل دور ہیں۔ اس فاصلہ کو طے کرنے کے لئے وہ فوج پر فوج جھونک رہے ہیں۔ مگر روسیوں نے انہیں روک رکھا ہے۔ اور ان کے ۵۰ میں سے ۲۲ ٹینک تباہ کر دئے ہیں۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے ماتحت امریکہ مزید سامانِ جنگ مہیا کرے گا۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ کل برطانیہ کے بمبار طیاروں نے ہالینڈ اور جرمنی کے علاقوں پر بم گرائے۔ اور جرمنی کے ایک سٹیشن ایجن پر حملہ کیا۔ فرانس کے کنارے کے پاس ایک سُرنگ صاف کرنے والے جہاز کو نشانہ بنایا گیا۔ جس پر آگ بھڑک اٹھی۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ آج جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے جو سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ اسمیں بتایا گیا ہے کہ آسٹریلین فوج نیوگنی میں کاکوڈا کے درے کے قریب پہنچ رہی ہیں۔ جو صرف چار میل دُور رہ گیا ہے۔ جاپانی فوجوں نے جم کر مقابلہ نہیں کیا۔ وہ برابر پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اتحادی ممالک کے بمباروں نے آسٹریلین فوج کا ہاتھ بٹانے کیلئے پُرزور حملے کئے۔

واشنگٹن ۷ اکتوبر۔ بحرالکاہل میں جو ہوائی حملے کئے گئے۔ انمیں ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات کو دشمن کے گیارہ جہاز مار گرائے۔ ایک کروزر اور کئی جہازوں پر جو ایک مقام پر فوج اتار رہے تھے حملہ کیا۔ کروزر پر نشانہ لگا۔

سری نگر ۷ اکتوبر۔ سری نگر کے مولوی محمد یوسف صاحب نے چھ سو روپیہ سالانہ کی جاگیر ریاست کو واپس کرتے ہوئے لکھا ہے کہ چونکہ مسلمانوں کو ریاست میں مذہبی آزادی حاصل نہیں۔ ان کی مستورات پر مسلح چھاپے مارے جائیں۔ تو قانون ان کی امداد سے عاجز ہے۔ اس لئے میرے لئے اس "مقرری" کو جاری رکھنا ممکن نہیں۔

ماسکو ۶ اکتوبر۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ سٹالن گراڈ پر جرمنوں کے دباؤ کو کم کرنے کیلئے شمال مغرب میں جو روسی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں جرمن ان سے بچاؤ کے لئے نئے نئے طریقے اختیار کر رہے ہیں۔ جرمن آگے بڑھتی ہوئی روسی فوجوں کے آگے گھاس پر تیل وغیرہ چھڑک دیتے ہیں جس سے بعض مقامات پر آگ کی ایک ناقابل گذر دیوار بن جاتی ہے۔ روسی ہائی کمان نے آگ کی ان دیواروں کو پھاندنے کیلئے کئی موٹر دستے وقف کر رکھے ہیں جو پوری رفتار پر حرکت کر کے آگ میں سے ہوتے ہوئے جرمن مورچوں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

واشنگٹن ۷ اکتوبر۔ لارڈ ہیلیفکس نے اہل امریکہ کو بتایا ہے کہ گذشتہ اٹھارہ مہینوں میں برطانیہ میں طیارہ سازی کی رفتار دوچند اور ٹینک سازی کی رفتار سہ چند ہو گئی ہے۔

مونگھیر ۷ اکتوبر۔ تارا پور میں اپنی نوعیت کا واحد مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ اس مقدمہ کا تعلق ان سزاؤں سے ہے جو "فسادیوں کی عدالت" نے دی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس "عدالت" کی "پنچایت" نے پانچ اشخاص کے داہنے ہاتھ کی انگلیاں اس جرم میں کاٹ دیں کہ انہوں نے چوری کی تھی۔ تین آدمیوں کی داہنی آنکھ پھوڑ دی گئی اور پانچ اشخاص کو گرم لوہے سے داغا گیا۔

پٹیالہ ۷ اکتوبر۔ حکومت پٹیالہ نے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست کے تمام ملازموں کو سرکاری علاقہ کے ملازمین کی طرح انکی تنخواہوں کے مطابق مہنگائی الاؤنس دیا جائے۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ دہلی کے فضائی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے طیاروں نے ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر دسطی برما پر زبردست بمباری کی اور صحیح سلامت اپنے اڈوں میں پہنچ گئے۔

کلکتہ ۷ اکتوبر۔ حکومت بنگال نے ایک پریس نوٹ میں عوام کو سخت متنبہ کیا ہے کہ خطرے کا الارم ہوتے ہی پناہ گاہوں میں چلے جائیں۔ خطرہ کا الارم مشق کے طور پر کبھی نہیں کیا جاتا۔ یہ اسوقت ہوتا ہے جب دشمن کے طیاروں کے قریب آنے کے متعلق کوئی خاص اطلاع ملے۔ دشمن کے طیارے صوبہ بنگال کے اندر متعدد مقامات میں مصروف پرواز دیکھے گئے ہیں آئندہ خطرہ کے الارم کے وقت پناہ نہ لینے والوں کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا ایک مختصر اجلاس ۲۷ اکتوبر کو ۱۲ بجے دوپہر منعقد ہوگا۔ جس میں سول ڈیفنس کے سلسلے میں ضمنی مطالبات زیر بحث ہوں گے۔

بمبئی ۷ اکتوبر۔ آل انڈیا نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کا اجلاس آج شام کو ختم ہو گیا۔ نیا آئین منظور کرنیکے علاوہ سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ ایک ریزولیوشن میں مسٹر آرتھر مور سابق ایڈیٹر سٹیٹسمین کی خدمات کو سراہا گیا۔

سری نگر ۷ اکتوبر۔ ہز ہائی نس مہاراجہ بہادر جموں و کشمیر کی سالگرہ کی تقریب طمطراق سے منائی گئی۔ جیلوں سے قیدی چھوڑ دئے گئے۔

کلکتہ ۵ اکتوبر۔ چند روز التواء کے بعد مظاہرین آج پھر سرگرم عمل نظر آنے لگے۔ آج ان کی توجہ شہر کے پوسٹ بکسوں اور ڈاک خانوں پر مرکوز رہی۔ گاریہ روڈ میں ایک درجن مظاہرین نے ڈاک خانہ کو آگ لگا دی۔ چیتھڑوں کے دو جلتے ہوئے گولے کاؤنٹر پر پھینکے گئے۔ انہوں نے دیسی ساخت کا ایک بم بھی پھینکا اور دھماکے کے بعد جو افراتفری پیدا ہوئی۔ اس کے درمیان مظاہرین نے کچھ نقدی لوٹ لی۔ ڈاک خانے میں آگ لگ جانے سے کسی قدر ریکارڈ جل گیا۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ ماسکو کے محاذ جنگ کی اگلی صف سے ماسکو میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مرکزی محاذ میں (ماسکو کے مغرب میں) سارا دن گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ جرمنوں کے ہاتھ سے ایک اہم بلندی نکل گئی۔ اور ان کی سپاہ جو چنے ہوئے سپاہیوں پر مشتمل تھی۔ بالکل تباہ ہو گئی۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ آج برطانی پارلیمنٹ میں ایم سٹالن کے اس بیان کا ذکر آیا۔ جو انہوں نے ایک امریکی اخبار نویس کو دیتے ہوئے کہا تھا کہ رُوس موجودہ جنگ میں اتحادیوں کی جو مدد کر رہا ہے اس کے مقابلہ میں روسیوں کو بہت کم مدد مل رہی ہے۔ بعض ارکان پارلیمنٹ نے مسٹر چرچل سے پوچھا۔ کہ کیا وہ اس کے متعلق کوئی بیان دیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مَیں نے موسیو سٹالن کے اس بیان کو پڑھا ہے۔ مگر سر دست مَیں کوئی بیان دینے کو تیار نہیں ہوں۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مسٹر چرچل اور مسٹر ایمری کی تقریریں اور مسٹر گاندھی سے ملاقات نہ ہونے دینے کے متعلق وائسرائے کا رویہ ظاہر کرتا ہے کہ برطانیہ اقتدار کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا۔ حکومت جبر و تشدد کی پالیسی کو اندھا دھند کام میں لا رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے، کہ حکومت موجودہ صورتِ حالات سے غلط فائدہ اٹھا کر وطن پرستی کے جذبہ کو کچل دینا چاہتی ہے۔ کمیٹی نے ہندوستان بھر کے آزادی خواہوں سے التماس کی ہے کہ پبلک کو بیدار کرنیکے لئے وسیع پراپیگنڈا کریں۔ سیاسی پارٹیوں سے اپیل کی ہے کہ مہاسبھا کی خاص کمیٹی سے تعاون کریں۔ تاکہ انگلستان کو سیاسی تعطل کے رفع کرنے میں پہل کرنے پر مجبور کیا جائے۔ سپیشل کمیٹی لیڈروں سے ملاقات کر کے ایک مہینہ تک اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی نے ہندو سنگھٹن کے حامیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بالکل تیار رہیں۔ تاکہ ہندو سبھا جو آرڈر دے۔ اس کی پوری تعمیل کی جائے۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے "معیاری کپڑے کی سکیم" مکمل کر لی ہے۔ اس سلسلہ میں عنقریب صوبائی مشاورتی کمیٹیاں قائم کی جائینگی۔ جو کپڑے کی تقسیم کے متعلق مشورے دیں گی۔ ان کمیٹیوں میں حکومت کے نمائندے، کپڑے کے تاجر اور کارخانوں کے مالک شامل ہونگے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ صوبائی حکومتیں دسمبر کے پہلے ہفتہ تک معیاری کپڑے کی فروخت کے لئے ڈپو کھولے گی۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ تازہ ترین کوائف سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکنیکل ٹریننگ سکیم کے اجرا سے لیکر جولائی ۱۹۴۲ء کے آخر تک پنجاب نے ۴۰۹۵ کاریگر بری فوج۔ بحری فوج فوجی اور سول کارخانوں کے لئے بہم پہنچائے ہیں۔

قاہرہ ۷ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سوموار کی رات کو دونوں طرف کے گشتی دستے سرگرم عمل رہے۔ دشمن کی ایک مضبوط چوکی پر حملہ کر کے اس کی فوج کو برباد کر دیا گیا۔ طبروق کی بندرگاہ اور جہازوں پر اتحادی طیاروں نے زور کے حملے کئے اور فوجی لاریوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ الدابہ میں پٹرول کے ایک ذخیرہ کو آگ لگا دی گئی۔ کریٹ میں دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کیا گیا۔ ان حملوں کے بعد چار جہاز واپس نہیں آئے۔

چنگکنگ ۷ اکتوبر۔ آج مسٹر وینڈل ولکی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ مَیں اب تک ۱۳ ممالک کا دورہ کر چکا ہوں۔ جہاں بھی مَیں گیا۔ مَیں نے لوگوں میں اتحادیوں کی جیت کی خواہش پائی۔ اور دیکھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ دشمن پر فوراً حملہ کر دیا جائے۔

ماسکو ۷ اکتوبر۔ روس کے بعد دوپہر کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ جرمنوں نے سٹالن گراڈ کے محاذ پر تازہ

سونے کی گولیاں یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا کشتہ چاندی۔ کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سیاہ سونٹھی وغیرہ اجزاء سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کے جملہ امراض کو دُور کرتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی سات گولیاں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔